قال رسول الله ﷺ: نَضَّرَ اللهُ امرأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ

أَرْبَعُونَ حَدِيثًا فِي الحسنات

35
سلسلۂ اربعینات الحدیث النبوی

اربعینِ حسنات

تالیف:

ابو حمزہ عبد الخالق صدیقی



ترتیب، تخریج واضافہ:

حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ

شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنہ پبلیکیشنز۔ لاہور

قال رسول اللہ ﷺ:

نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ

35

سلسلة اربعينات الحديث النبوی

أربعون حديثا

فی الحسنات

اربعینِ حسنات

تالیف:

ابو حمزہ عبد الخالق صدیقی

ترتیب، تخریج و اضافہ:

حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ

شیخ الحدیث عبد اللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنہ پبلیکیشنز۔ لاہور

www.assunnah.live

نام کتاب: **اربعینِ حسنات**

تألیف: **ابو حمزہ عبد الخالق صدیقی**

ترتیب، تخریج واضافہ: **حافظ حامد محمود الخضری**

تقریظ: **شیخ الحدیث عبد اللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ**

اہتمام: محمد رمضان محمدی، محمد سلیم جلالی

ناشر: ابو مومن منصور احمد

اسلامی اکادمی، الفضل مارکیٹ، 17-اردو بازار لاہور فون: **042-37357587**

Dar-us-Salam

486 ATLANTIC AVE, BROOKLYN, NY 11217
TEL(718) 625-5925 FAX:(718) 625-1511
E-Mail: darussalamny@hotmail.com
Web Site: www.darussalamny.com

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ الَّذِیْ أَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ مُحَمَّدًا ﷺ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا، وَّدَاعِیًا إِلَی اللّٰہِ بِإِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا، بَعَثَہٗ رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ، وَمُعَلِّمًا لِّلْأُمِّیِّیْنَ، بِلِسَانِ عَرَبِیٍّ مُّبِیْنٍ، فَقَالَ سُبْحَانَہٗ -وَھُوَ أَصْدَقُ الْقَائِلِیْنَ - ﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۙ﴾ [الجمعۃ : 2]۔ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحَابَتِہٖ أَجْمَعِیْنَ، وَتَابِعِیْھِمْ وَمَنْ تَبِعَھُمْ بِإِحْسَانٍ إِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ۔ أَمَّا بَعْدُ!

عہد قدیم کے عرب جو دین ابراہیمی کے حامل تھے، وہ شرک و بت پرستی میں بہت آگے نکلے ہوئے تھے اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر انہوں نے بہت سے معبود تجویز کر لیے تھے اور یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ یہ خود ساختہ معبود کائنات کے نظم و انتظام میں اللہ کے ساتھ شریک ہیں اور نفع و نقصان پہنچاتے ہیں، زندہ رکھنے اور مارنے کی ذاتی صلاحیت و قدرت کے مالک ہیں۔ چنانچہ پوری عرب قوم بتوں کی پرستش میں ڈوب چکی تھی، ہر قبیلہ اور علاقہ کا علیحدہ علیحدہ معبود تھا، بلکہ یہ کہنا صحیح ہوگا کہ ہر گھر صنم خانہ تھا۔ حتیٰ کہ خود کعبۃ اللہ کے اندر اور اس کے صحن میں تین سو ساٹھ بت تھے، اس لیے وہ لوگ ایک نبی مرسل کے ذریعہ ہدایت و راہنمائی کے شدید محتاج تھے۔ اس وقت اللہ نے ان پر کرم کیا اور آخر الزمان پیغمبر جناب محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا:

﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ

﴿وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۙ﴾

[الجمعة : 2]

''اُسی نے اَن پڑھ لوگوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا ہے، جو انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں، اور انہیں (کفر و شرک کی آلائشوں سے) پاک کرتے ہیں، اور انہیں قرآن وسنت کی تعلیم دیتے ہیں، بے شک وہ لوگ اُن کی بعثت سے قبل صریح گمراہی میں مبتلا تھے۔''

سورۃ الشوریٰ میں ارشاد فرمایا:

﴿وَ اِنَّكَ لَتَهْدِيْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۙ﴾ [الشوری: 52]

''(اے میرے نبی!) آپ یقیناً لوگوں کو سیدھی راہ دکھاتے ہیں۔''

رسول اللہ ﷺ نے منصب رسالت کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے ہر ہر پیغام الٰہی جس پیغام کے پہنچانے کا آپ کو مکلف ٹھہرایا گیا تھا اسے پوری ذمہ داری سے پہنچادیا، اس میں کوئی کمی بیشی نہیں کی۔

﴿يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَ اِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝﴾

[المائدة : 67]

''اے رسول! آپ پر آپ کے رب کی جانب سے جو نازل کیا گیا ہے، اسے پہنچادیجیے، اور اگر آپ نے ایسا نہیں کیا تو گویا آپ نے اس کا پیغام نہیں پہنچایا اور اللہ لوگوں سے آپ کی حفاظت فرمائے گا، بے شک اللہ کافروں کو ہدایت نہیں دیتا ہے۔''

علامہ شوکانی رحمہ اللہ اس آیت کے تحت ''فتح القدیر'' میں لکھتے ہیں کہ ''بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ'' کے عموم سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر اللہ عزوجل کی طرف سے

واجب تھا کہ ان پر جو کچھ وحی ہو رہی ہے لوگوں تک بے کم و کاست پہنچائیں، اس میں سے کچھ بھی نہ چھپائیں اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ نے اللہ کے دین کا کوئی حصہ خفیہ طور پر کسی خاص شخص کو نہیں بتایا جو اوروں کو نہ بتایا ہو۔ انتھی۔ [1]

اسی لیے صحیحین میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

((مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَقَدْ كَذَبَ، وَاللّٰهُ يَقُوْلُ: ﴿ يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ . . . ﴾ الآية))

''جو کوئی یہ گمان کرے کہ محمد ﷺ نے وحی کا کوئی حصہ چھپا دیا تھا وہ جھوٹا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اسی آیت کی تلاوت کی۔'' [2]

پس اللہ تعالیٰ کا دین کامل، مکمل اور اکمل ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا امتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر احسان عظیم ہے، انہیں اب نہ کسی دوسرے دین کی ضرورت ہے اور نہ ہی کسی دوسرے نبی کی۔

﴿ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ﴾ [المائدة : 3]

''آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور اسلام کو بحیثیت دین تمہارے لیے پسند کر لیا۔''

امام احمد اور بخاری و مسلم وغیرہم نے طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک یہودی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ اے امیر المومنین! آپ لوگ اپنی کتاب میں ایک ایسی آیت پڑھتے ہیں کہ اگر وہ ہم پر نازل ہوئی ہوتی تو اس دن کو ہم ''یومِ عید'' بنا لیتے۔

---

1. فتح القدير : 488/1۔
2. صحيح بخاری، كتاب التفسير، رقم : 4612۔

انہوں نے پوچھا، وہ کون سی آیت ہے؟ یہودی نے کہا: ﴿ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ ۔۔۔ الآیۃ﴾ تو امیر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کی قسم! میں اس دن اور اس وقت کو خوب جانتا ہوں جب یہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تھی۔ یہ آیت جمعہ کے دن، عرفہ کی شام میں نازل ہوئی تھی۔

اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کتاب وحکمت یعنی قرآن وسنت دونوں نازل کیے۔ لہٰذا دین کتاب وسنت کا نام ہے۔

﴿ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝ ﴾ [النجم : 3۔4]

''اور وہ اپنی خواہش نفس کی پیروی میں بات نہیں کرتے ہیں۔ وہ تو وحی ہوتی ہے جو ان پر اتاری جاتی ہے۔''

سورۃ النساء میں ارشاد فرمایا:

﴿ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ﴾ [النساء : 113]

''اور اللہ نے آپ پر کتاب وحکمت یعنی قرآن وسنت دونوں نازل کیا۔''

صاحب ''فتح البیان'' لکھتے ہیں: یہ آیت کریمہ دلیل بین ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت وحی ہوتی تھی جو آپ کے دل میں ڈال دی جاتی تھی۔

حدیث نبوی ((تَسْمَعُوْنَ مِنِّيْ وَيُسْمَعُ مِنْكُمْ وَيُسْمَعُ مِمَّنْ يَسْمَعُ مِنْكُمْ)) میں احادیث کو لکھنے، سیکھنے، سکھانے اور دوسروں تک پہنچانے کی تلقین موجود ہے۔

امام نووی تقریب النواوی میں رقمطراز ہیں:

''عِلْمُ الْحَدِيْثُ مِنْ أَفْضَلِ الْقُرْبِ إِلٰى رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَكَيْفَ لَا يَكُوْنُ؟ هُوَ بَيَانُ طُرُقِ خَيْرِ الْخَلْقِ وَأَكْرَمِ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ''

''رب العالمین کے قریب کرنے والی چیزوں میں سب سے افضل علم حدیث ہے اور یہ کیسے نہ ہو حالانکہ وہ تمام مخلوق میں سے بہترین اور تمام اگلے اور پچھلے لوگوں میں سے معزز ترین شخصیت کے طریقے بیان کرتا ہے۔''

امام زہری سے امام حاکم نقل فرماتے ہیں:

"إِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ أَدْبُ اللّٰهِ الَّذِيْ أَدَّبَهٗ بِهٖ نَبِيَّهٗ ﷺ وَأَدَّبَ النَّبِيُّ ﷺ أُمَّتَهٗ بِهٖ وَهُوَ أَمَانَةُ اللّٰهِ عَلٰى رَسُوْلِهٖ لِيُؤَدِّيَهٗ عَلٰى مَا أَدّٰى إِلَيْهِ"[1]

"یہ علم اللہ تعالیٰ کا وہ ادب ہے جو اس نے اپنے پیغمبر ﷺ کو سکھایا اور انہوں نے یہ اپنی امت کو بتایا تو یہ اللہ تعالیٰ کی اپنے رسول کے پاس امانت ہے کہ اسے وہ اپنی امت تک پہنچائیں۔"

محدثین اور علم حدیث سے شغف رکھنے والوں کی فضیلت میں یہ ارشاد نبوی بہت بڑی دلیل ہے۔

((نَضَّرَ اللّٰهُ إِمْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَحَفِظَهٗ حَتّٰى يُبَلِّغَهٗ غَيْرَهٗ۔۔۔))[2]

"اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش وخرم رکھے جو ہم سے حدیث سن کر یاد کرلے پھر اور لوگوں کو پہنچادے......۔"

مذکورہ حدیث پاک میں رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کے لیے تروتازگی کی دعا فرمائی ہے جو رسول اللہ ﷺ نے مسجد خیف منیٰ میں اپنے آخری حج میں کی ہے۔

اور ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے محدثین کی تعدیل فرمائی۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا؟ چنانچہ ارشاد فرمایا:

((يَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلُهٗ يَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِيْفَ الْغَالِيْنَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِيْنَ وَتَأْوِيْلَ الْجَاهِلِيْنَ۔۔۔))

---

[1] معرفة علوم الحديث، ص: 63۔

[2] سنن ترمذی، کتاب العلم، رقم الحديث: 2668، عن زيد بن ثابت۔

''اس علم کو ہر زمانہ کے عادل حاصل کریں گے۔ اس میں زیادتی کرنے والوں کی تحریف وتبدیل اور باطل پسندوں کی حیلہ جوئی کو اور جاہلوں کی بے جا تاویلوں کو دور کرتے رہیں گے۔''

امام علی بن المدینی فرماتے ہیں:

"هُمْ أَصْحَابُ الْحَدِيْثِ۔" [1]

''وہ اہل حدیث ہیں۔''

ایک اور حدیث میں وارد ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ خُلَفَائِيْ۔ قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَنْ خُلَفَائُكَ؟ قَالَ ﷺ: اَلَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِيْ يَرَوْنَ أَحَادِيْثِي وَسُنَّتِيْ وَيُعَلِّمُوْهَا النَّاسَ۔" [2]

''اے اللہ! میرے خلفاء پر رحم فرما۔ صحابہ نے عرض کیا کہ آپ کے خلفاء کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ جو میرے بعد آئیں گے۔ میری حدیثوں کو روایت کریں گے۔ اور میری سنتوں کی لوگوں کو تعلیم دیں گے۔''

چنانچہ محدثین نے حدیث وسنت کی تدوین وجمع کے لیے اپنی جھودِ مخلصہ بذل کیں۔ حدیث وسنت کی چھان پھٹک کے لیے اصول وضوابط قائم کیے۔ اصول حدیث اور اسماء الرجال کے نام سے بڑی بڑی ضخیم کتب مرتب کیں جو کہ امت محمدیہ ﷺ کا میزہ اور خاصہ ہے۔ جَزَاهُمُ اللّٰهُ فِی الدَّارِيْنِ۔

رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

((مَنْ حَفِظَ عَلٰى أُمَّتِيْ أَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا يَنْتَفِعُوْنَ بِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ يَوْمَ

---

[1] شرف أصحاب الحديث، ص: 27۔

[2] شرف أصحاب الحديث، ص: 31۔

الْقِيَامَةِ فَقِيْهًا عَالِمًا۔)) 1

”میری امت میں سے جس شخص نے چالیس احادیث جن سے لوگ انتفاع کرتے ہیں، حفظ کرلیں تو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اسے زمرۂ فقہاء و علماء سے اٹھائے گا۔“

یہ روایت جن متعدد صحابہ سے مروی ہے ان میں علی بن ابی طالب، عبد اللہ بن مسعود، معاذ بن جبل، ابوالدرداء، عبد اللہ بن عمر، ابن عباس، انس بن مالک، ابو ہریرہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم کے نام شامل ہیں۔

ایک دوسری روایت میں ”فِیْ زُمْرَةِ الْفُقَهَاءِ وَالْعُلَمَاءِ“ کے الفاظ مروی ہیں اور ایک روایت میں ”وَكُنْتُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَافِعًا وَشَهِيْدًا“ کے الفاظ مروی ہیں اور ابن مسعود کی روایت میں ”قِيْلَ لَهُ ادْخُلْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتَ“ کے الفاظ مروی ہیں۔ جبکہ ابن عمر کی روایت میں ”كُتِبَ فِيْ زُمْرَةِ الْعُلَمَاءِ وَحُشِرَ فِيْ زُمْرَةِ الشُّهَدَاءِ“ کے الفاظ مروی ہیں۔

لیکن یہ روایات عام طور پر ضعیف بلکہ منکر اور موضوع ہیں۔ امام نووی اور حافظ ابن حجر نے تحقیق کرنے کے بعد واضح کیا ہے کہ ان تمام احادیث کی جملہ روایات انتہائی ضعیف اور نا قابل قبول ہیں، اور ان کا ضعف بھی ایسا ہے، جسے تقویت نہیں ہوسکتی۔ 2

مگر محدثین کی حدیث کے ساتھ محبت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس حدیث کو بنیاد بنا کر ”اَلْأَرْبَعُوْنَ، اَلْأَرْبَعِيْنَاتُ“ کے نام سے کتب مرتب کردیں۔ الأربعون سے مراد حدیث کی وہ کتاب ہے جس میں کسی ایک باب سے متعلق احادیث یا

---

1 العلل المتناهية : 111/1۔ المقاصد الحسنة : 411۔

2 تفصیل کے لیے دیکھیں: المقاصد الحسنة، ص : 411۔ مقدمة الأربعين للنووى، ص : 28۔ 46۔ شعب الإيمان للبيهقى : 271/2، برقم : 1727۔

مختلف ابواب سے یا مختلف اسانید سے چالیس احادیث جمع کی جائیں۔ اس طرح کی تصانیف کا اصل سبب یہی بیان کردہ احادیث ہیں جن میں چالیس احادیث جمع کرنے والے کے لیے بہت فضیلت بیان کی گئی ہے اور اسے بشارت دی گئی ہے۔ اس طرز پر تصنیف کرنے والوں میں اولین کتاب امام عبد اللہ بن المبارک (م 181ھ) کی ہے۔ اسی طرح حافظ ابونعیم (م 430ھ)، حافظ ابوبکر آجری (م 360ھ)، حافظ ابواسماعیل عبد اللہ بن محمد الہروی (م 481ھ)، ابوعبد الرحمن السلمی (م 412ھ)، حافظ ابوالقاسم علی بن الحسن المعروف ابن عساکر (م 571ھ)، حافظ محمد بن محمد الطائی (م 555ھ) نے "اَلْأَرْبَعِيْنَ فِيْ اِرْشَادِ السَّائِرِيْنَ إِلٰى مَنَازِلِ الْمُتَّقِيْنَ" حافظ عفیف الدین ابوالفرج محمد عبد الرحمن المقری (م 618ھ) نے "أَرْبَعِيْنَ فِي الْجِهَادِ وَالْمُجَاهِدِيْنَ"، حافظ جلال الدین السیوطی (م 911ھ) نے "أَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا فِيْ قَوَاعِدِ الْأَحْكَامِ الشَّرْعِيَّةِ وَفَضَائِلِ الْأَعْمَالِ"، حافظ عبد العظیم بن عبد القوی المنذری (م 656ھ) نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْأَحْكَامِيَّةِ"، حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی (م 852ھ) نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُنْتَقَاةُ مِنْ صَحِيْحِ مُسْلِمٍ" اور ابوالمعالی الفارسی نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُخَرَّجَةُ فِى السُّنَنِ الْكُبْرٰى لِلْبَيْهَقِيِّ" اور حافظ محمد بن عبد الرحمن السخاوی (م 902ھ) نے "اَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا مُنْتَقَاةٌ مِّنْ كِتَابِ الْأَدْبِ الْمُفْرَدِ لِلْبُخَارِيِّ" تحریر کی۔ اربعین میں سب سے زیادہ متداول اربعین نووی ہے۔ اس پر بہت سے علماء کے حواشی، شروحات اور زوائد موجود ہیں۔ اربعین نووی پر ہماری بھی مختصر مگر جامع شرح ہمارے مؤقر مجلہ ''دعوت اہل حدیث'' میں چھپ رہی ہے۔

أُحِبُّ الصَّالِحِيْنَ وَلَسْتُ مِنْهُمْ
لَعَلَّ اللّٰهَ يَرْزُقُنِىْ صَلَاحًا

ہمارے زیر سایہ ادارہ انصار السنہ پبلیکیشنز کے رئیس اور ہمارے انتہائی قریبی دوست

ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی اور ادارہ کے رفیق سفر اور ہمارے انتہائی قابل اعتماد شخصیت حافظ حامد محمود الخضری، ہمارے ان دونوں بھائیوں کی کئی ایک موضوعات پر کتب اہل علم اور طلباء سے دادِ تحسین وصول کر چکی ہیں۔ اب انہوں نے مختلف موضوعات پر علی منہج المحدثین اَرْبَعِیْنَات جمع کی ہیں۔ "أَلَارْبَعُوْنَ فِیْ الْحَسَنَاتِ" زیورِ طباعت سے آراستہ ہوکر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ کام انتہائی مبارک اور نافع ہے۔ اللہ تعالیٰ مؤلف، مخرج اور ناشر سب کو اجر جزیل عطا فرمائے اور اس کے نفع کو عام فرمادے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَأَهْلِ طَاعَتِهٖ أَجْمَعِيْنَ .

وکتبہ

عبداللہ ناصر رحمانی

سرپرست: ادارہ انصار السنہ پبلی کیشنز

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ، وَنَسْتَعِينُهٗ، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ، وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ. أَمَّا بَعْدُ!

ذکرِ الٰہی

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ ۙ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ۝۳۵﴾ (الاحزاب: 35)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور اللہ کو خوب یاد کرنے والے مردوں اور اللہ کو خوب یاد کرنے والی عورتوں کے لیے اللہ نے مغفرت اور اجرِ عظیم تیار کر رکھا ہے۔''

حدیث: 1

((عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَذْكُرُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ عَلٰى كُلِّ أَحْيَانِهِ.)) [1]

''سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ ہر وقت اللہ عزوجل کو یاد کرتے تھے۔''

رات کی آخری گھڑیوں میں دعا کرنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿لَيْسُوْا سَوَآءً ۭ مِنْ اَھْلِ الْكِتٰبِ اُمَّةٌ قَاۗىِٕمَةٌ يَّتْلُوْنَ اٰيٰتِ اللّٰهِ اٰنَاۗءَ الَّيْلِ وَھُمْ يَسْجُدُوْنَ ۝۱۱۳﴾ (آل عمران: 113)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''وہ سب برابر نہیں۔ اہل کتاب میں سے ایک

[1] صحيح مسلم، كتاب الحيض، رقم: 826.

جماعت (حق پر) قائم ہے، جو رات کے اوقات میں اللہ کی آیات کی تلاوت کرتے ہیں اور وہ سجدے کرتے ہیں۔''

حدیث:2

((وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: إِنَّ فِي اللَّيْلِ لَسَاعَةً، لَا يُوَافِقُهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ، يَسْأَلُ اللّٰهَ فِيْهَا خَيْرًا مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ، وَذٰلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ.)) [1]

''اور سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ رات میں ایک ایسی گھڑی ہے کہ جب وہ کسی مسلمان کو مل جاتی ہے، وہ اس میں دنیا اور آخرت کی بھلائی کی دعا مانگتا ہے تو اللہ اسے وہ بھلائی عطا فرما دیتا ہے، اور یہ گھڑی ہر رات میں ہوتی ہے۔''

صبر کرنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ۝۵۸ الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَ عَلٰی رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۝۵۹﴾ (العنکبوت: 58، 59)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور جو لوگ ایمان لائیں گے اور عمل صالح کریں گے، ہم انھیں جنت کے بالاخانوں میں جگہ دیں گے جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی، جن میں ہمیشہ کے لیے رہیں گے، یہ بہت ہی اچھا بدلہ ہوگا نیک عمل کرنے والوں کا، جو صبر کرتے ہیں اور اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔''

---

[1] صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب فی اللیل ساعة مستجاب فیها الدعاء، رقم: 1770.

حدیث 3:

((وَعَنْ صُهَيْبٍ ، قَالَ: قَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: عَجَبًا لِاَمْرِ الْمُؤْمِنِ ، اِنَّ اَمْرَهٗ كُلَّهٗ خَيْرٌ ، وَلَيْسَ ذَاكَ لِاَحَدٍ اِلَّا لِلْمُؤْمِنِ ، اِنْ اَصَابَتْهُ سَرَّآءُ شَكَرَ ، فَكَانَ خَيْرًا لَّهٗ ، وَاِنْ اَصَابَتْهُ ضَرَّآءُ صَبَرَ ، فَكَانَ خَيْرًا لَّهٗ .)) [1]

''اور سیّدنا صہیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن آدمی کا معاملہ نہایت عجیب ہے۔ بلاشبہ اس کے ہر معاملے میں خیر ہی خیر ہے اور یہ بات سوائے مومن آدمی کے کسی کو حاصل نہیں ہے۔ اگر اس کو خوشی حاصل ہوتی ہے اور وہ اللہ کا شکر ادا کرتا ہے تو بھی اسے اجر وثواب ملتا ہے، اور اگر اس کو نقصان، کوئی دکھ، تکلیف پہنچے اور وہ اس پر صبر کرے تو بھی اس کو اجر وثواب ملتا ہے۔''

شکر گزاری

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَ عَلٰى وَالِدَيَّ وَ اَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَ اَدْخِلْنِيْ بِرَحْمَتِكَ فِيْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۹﴾﴾ (النمل : 19)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''میرے رب! مجھے توفیق دے کہ تیری ان نعمتوں کا شکر ادا کروں جو تو نے مجھے اور میرے باپ ماں کو دی ہیں، اور ایسا نیک کام کروں جسے تو پسند کرتا ہے، اور مجھے اپنی رحمت سے اپنے نیک بندوں میں شامل کر دے۔''

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الزهد، رقم :7500.

حدیث:4

((وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَخَذَ بِيَدِى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: إِنِّیْ لَأُحِبُّكَ يَا مُعَاذُ. فَقُلْتُ: وَأَنَا أُحِبُّكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: فَلَا تَدَعْ أَنْ تَقُوْلَ فِیْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ: أَللّٰهُمَّ أَعِنِّیْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ)) [1]

''اور سیّدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا ہاتھ پکڑ کر دو مرتبہ ارشاد فرمایا: معاذ! اللہ کی قسم! میں تجھ سے محبت کرتا ہوں۔ پھر ارشاد فرمایا: میں تمھیں وصیت کرتا ہوں کہ ہر نماز کے بعد یہ دعا ترک نہ کرنا، اسے ضرور پڑھنا: ''اے اللہ! تو اپنا ذکر کرنے اور اپنا شکر ادا کرنے اور اچھے انداز سے عبادت ادا کرنے میں میری مدد فرما۔'' (راوی حدیث کا کہنا ہے کہ) سیّدنا معاذ رضی اللہ عنہ نے اپنے شاگرد الصنابحی کو یہی وصیت کی اور انھوں نے اپنے شاگرد ابوعبدالرحمٰن کو اس کی وصیت کی۔''

عاجزی وانکساری

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِی الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا ۭ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝﴾ (القصص: 83)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''وہ آخرت کا گھر (جنت) ہم انھیں دیں گے جو سرزمین پر اپنی بڑائی اور فساد نہیں چاہتے ہیں، اور آخرت میں اچھا انجام اللہ سے ڈرنے والوں کے لیے ہوگا۔''

---

[1] سنن ابوداؤد، کتاب الوتر، باب الإستغفار، رقم: 1522۔ محدث البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

حدیث:5

((وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِّنْ مَالٍ، وَمَا زَادَ اللّٰهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ اِلَّا عِزًّا، وَمَا تَوَاضَعَ اَحَدٌ لِلّٰهِ اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ .)) ❶

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صدقہ مال میں کمی نہیں کرتا، اور اللہ بندے کو عفو و درگزر کرنے پر زیادہ عزت بخشتا ہے، اور جو بھی اللہ کی رضا و خوشنودی کے لیے عجز و نیاز اپناتا ہے، اللہ اس کو رفعت و بلندی بخشتا ہے۔''

نماز قائم کرنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ كَلَّا ۭ لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ۞ ﴾ (العلق : 19)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''ہرگز نہیں، آپ اس کی بات نہیں مانیے، اور اپنے رب کے سامنے سجدہ کیجیے اور اس کا قرب حاصل کیجیے۔''

حدیث:6

((وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ فِی صَلَاتِهٖ فَإِنَّمَا يُنَاجِی رَبَّهٗ .)) ❷

''اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یقیناً جب کوئی شخص نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو گویا وہ اپنے رب سے سرگوشی کرتا ہے۔''

---

❶ صحیح مسلم، كتاب البر والصلة، رقم:2588.

❷ صحیح بخاری، كتاب الصلاة، رقم:405.

زکوٰۃ دینا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ ۙ﴾ (البقرة : 3)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''جو غیبی امور پر ایمان لاتے ہیں، اور نماز قائم کرتے ہیں، اور ہم نے ان کو جو روزی دی ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔''

حدیث: 7

((وَعَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمْ اللّٰهُ فِی ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ: الْإِمَامُ الْعَادِلُ، وَشَابٌّ نَشَأَ بِعِبَادَةِ اللّٰهِ، وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِی الْمَسَاجِدِ، وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِی اللّٰهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ، وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ: إِنِّی أَخَافُ اللّٰهَ، وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتّٰى لَا تَعْلَمَ يَمِينُهُ مَا تُنْفِقُ شِمَالُهُ، وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ.))

''اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سات قسم کے لوگوں کو اللہ تعالیٰ اس دن اپنے سائے میں سایہ مہیا کرے گا جس دن اس کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔ عدل کرنے والا حکمران، اور وہ نوجوان جو اللہ کی عبادت کے ساتھ پروان چڑھا، اور وہ آدمی جس کا دل مسجد میں اٹکا ہوا ہے، اور ایسے دو آدمی جنہوں نے اللہ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کی، اسی پر اکٹھے ہوئے اور اسی پر جدا ہوئے، اور ایسا آدمی جسے مرتبے اور

1 صحیح بخاری، کتاب الزکاة، رقم:1422، صحیح مسلم، رقم:1031.

حسن والی عورت نے (گناہ کی) دعوت دی تو اس (آدمی) نے کہا: میں اللہ سے ڈرتا ہوں، اور وہ آدمی جس نے چھپا کر صدقہ کیا حتی کہ اس کا بایاں ہاتھ جو کچھ خرچ کر رہا ہے، اسے دایاں نہیں جانتا، اور وہ آدمی جس نے تنہائی میں اللہ کو یاد کیا تو اس کی آنکھیں بہنے لگیں۔"

روزہ رکھنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴾ (البقرة : 183)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کر دیے گئے ویسے ہی جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے، تا کہ تم تقویٰ کی راہ اختیار کرو۔"

حدیث: 8

((وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصِّيَامَ فَإِنَّهُ لِيْ، وَأَنَا أَجْزِي بِهِ [يَدَعُ شَهْوَتَهُ وَأَكْلَهُ وَشُرْبَهُ مِنْ أَجْلِيْ] وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ وَإِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ أَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَصْخَبْ، فَإِنْ سَابَّهُ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ إِنِّيْ امْرُؤٌ صَائِمٌ. وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ، لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ يَفْرَحُهُمَا: إِذَا أَفْطَرَ فَرِحَ وَإِذَا لَقِيَ رَبَّهُ فَرِحَ بِصَوْمِهٖ.)) [1]

"اور سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ

---

[1] صحيح البخاري، كتاب الصوم، رقم: 1894، 1904 وكتاب التوحيد، رقم: 7492، صحيح مسلم، كتاب الصوم، باب فضل الصيام، رقم: 2706.

ارشاد فرماتا ہے: انسان کا ہر نیک عمل خود اسی کے لیے ہے مگر روزہ کہ وہ خاص میرے لیے ہوتا ہے اور میں اس کا صلہ خود دوں گا۔ روزہ دار میری خاطر اپنی خواہشات نفسانیہ، اپنے کھانے اور اپنے پینے کو ترک کرتا ہے۔ اور روزہ گناہوں کے لیے ایک ڈھال ہے۔ اگر کوئی روزے سے ہو تو اسے فحش گوئی نہیں کرنی چاہیے اور نہ ہی وہ شور مچائے۔ اگر کوئی شخص اسے گالی دے یا اُس سے لڑائی جھگڑا کرے تو اُس کا جواب یہ ہونا چاہیے: میں تو روزہ دار آدمی ہوں۔ اُس ذاتِ اقدس کی قسم! جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! روزہ دار کے منہ کی بو، اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ بہتر ہے۔ روزہ دار کو دو خوشیاں حاصل ہوں گی۔ (ایک تو جب) وہ افطار کرتا ہے، اس وقت وہ خوش ہوتا ہے۔ اور دوسرے جب وہ اپنے رب سے ملاقات کرے گا تو اپنے روزے کا ثواب پا کر خوش ہوگا۔''

فحش کاموں سے بچنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَ الَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَ الْفَوَاحِشَ وَ اِذَا مَا غَضِبُوْاهُمْ يَغْفِرُوْنَ ﴾ (الشوریٰ : 37)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور جو بڑے گناہوں اور بے حیائی سے بچتے ہیں، اور جب انھیں کسی پر غصہ آتا ہے تو معاف کر دیتے ہیں۔''

حدیث: 9

((وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ، وَلَا اللَّعَّانِ، وَلَا الْفَاحِشِ، وَلَا الْبَذِيِّ.)) [1]

[1] سنن الترمذی، کتاب الأشربة، رقم:1977، سلسلة الصحيحة، رقم:893.

''اور سیّدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن آدمی نہ ہی طعن و تشنیع کرنے والا ہوتا ہے۔ نہ ہی لعنت کرنے والا، نہ ہی فحش کلامی کرنے والا اور نہ ہی بدزبان گالی گلوچ بکنے والا ہوتا ہے۔''

بری خواہشات سے بھی اجتناب کرنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ اَلَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَ الْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ ؕ هُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ اِذْ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَ اِذْ اَنْتُمْ اَجِنَّةٌ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ فَلَا تُزَكُّوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؕ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى ۝۳۲ ﴾

(النجم : 32)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''جو لوگ بڑے گناہوں اور بے حیائی کے کاموں سے بچتے ہیں، سوائے کچھ چھوٹے گناہوں کے، بے شک آپ کا ربّ بڑا مغفرت کرنے والا ہے، وہ تمھیں اُس وقت سے خوب جانتا ہے جب اُس نے تمھیں زمین سے پیدا کیا تھا، اور جب تم اپنی ماؤں کے پیٹوں میں پلتے ہوئے بچے تھے، پس تم لوگ اپنی پاکی نہ بیان کرو، وہ اُس شخص سے خوب واقف ہے جو اُس سے ڈرتا ہے۔''

حدیث :10

((وَعَنْ اَنَسٍ ، قَالَ: إِنَّكُمْ لَتَعْمَلُوْنَ أَعْمَالاً هِيَ أَدَقُّ فِيْ أَعْيُنِكُمْ مِنَ الشَّعْرِ ، إِنْ كُنَّا لَنَعُدُّهَا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ مِنَ الْمُوْبِقَاتِ يَعْنِي الْمُهْلِكَاتِ .)) [1]

''اور سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آج تم (غیر صحابہ) لوگ ایسے ایسے

[1] صحيح البخاري، كتاب الرقاق، رقم: 6492.

کام کرتے ہو جو تمہاری نظر میں بال سے زیادہ باریک ہوتے ہیں، یعنی تم لوگ ان کو حقیر جانتے ہو۔ بڑا گناہ نہیں سمجھتے۔ جبکہ ہم لوگ نبی معظم، رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور مبارک میں ان کاموں کو ہلاک کر دینے والے سمجھتے تھے۔''

عفو و درگزر کرنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ فِی السَّرَّآءِ وَ الضَّرَّآءِ وَ الْكٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَ الْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ ؕ وَ اللّٰهُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ۝۱۳۴ۚ﴾ (آل عمران : 134)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''ایمان والے وہ ہوتے ہیں جو فراخی رزق اور تنگ دستی میں فی سبیل اللہ خرچ کیے جاتے ہیں اور وہ غصے کو پی جانے والے ہوتے ہیں۔ وہ لوگوں سے درگزر کرنے والے ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ تو نیکیاں کرنے والوں کو بہت پسند کرتا ہے۔''

حدیث : 11

((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا أَوْ وَضَعَ لَهُ وَقَاهُ اللّٰهُ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ ، أَلَا إِنَّ عَمَلَ الْجَنَّةِ حَزْنٌ بِرَبْوَةٍ ثَلَاثًا ، أَلَا إِنَّ عَمَلَ النَّارِ سَهْلٌ بِشَهْوَةٍ ، وَالسَّعِيْدُ مَنْ وُقِيَ الْفِتَنَ ، وَمَا مِنْ جَرْعَةٍ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ مِنْ جَرْعَةِ غَيْظٍ يَكْظِمُهَا عَبْدٌ ، مَا كَظَمَهَا عَبْدٌ لِلّٰهِ إِلَّا مَلَأَ اللّٰهُ جَوْفَهُ إِيْمَانًا .)) [1]

''اور سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی تنگ دست آدمی کو جو اُس کا مقروض ہو مہلت دے یا اپنا قرض

[1] مسند أحمد : 327/1، مجمع الزوائد : 134-134۔ ابن کثیر نے اسے ''حسن'' قرار دیا ہے۔

اسے معاف کر دے، اللہ تعالیٰ اسے جہنم کی سخت ترین گرمی سے بچا لیتا ہے۔ لوگو! سنو، جنت کے اعمال نہایت سخت اور مشکل ہیں۔ (یہ لفظ تین بار ارشاد فرمایا۔) خبردار! لوگو! جہنم کے کام آسان اور سہل ہیں۔ نیک بخت وہی ہے جو فتنوں سے بچ جائے۔ اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ گھونٹ غصے کا وہ گھونٹ ہے کہ جسے آدمی اللہ کی خاطر پی لے۔ جو آدمی اپنا غصہ پی لیتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کے دل کو ایمان سے بھر دیتا ہے۔''

دوسروں سے حسن سلوک سے پیش آنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَ اعۡبُدُوا اللّٰهَ وَ لَا تُشۡرِكُوۡا بِهٖ شَيۡـئًا وَّ بِالۡوَالِدَيۡنِ اِحۡسَانًا وَّبِذِی الۡقُرۡبٰی وَ الۡيَتٰمٰی وَ الۡمَسٰكِيۡنِ وَ الۡجَارِ ذِی الۡقُرۡبٰی وَ الۡجَارِ الۡجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالۡجَنۡۢبِ وَ ابۡنِ السَّبِيۡلِ ۙ وَ مَا مَلَكَتۡ اَيۡمَانُكُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنۡ كَانَ مُخۡتَالًا فَخُوۡرَا ۙ﴿۳۶﴾﴾ (النساء : 36)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور اللہ کی عبادت کرو، اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ، اور والدین کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو، اور رشتہ داروں، اور یتیموں، اور مسکینوں، اور رشتہ دار پڑوسی، اور اجنبی پڑوسی، اور پہلو سے لگے ہوئے دوست، اور مسافر، اور غلاموں اور لونڈیوں کے ساتھ۔ بے شک اللہ اکڑنے والے اور بڑا بننے والے کو پسند نہیں کرتا۔''

حدیث 12:

((وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَثَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ تَوَادِّهِمْ وَتَرَاحُمِهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ مَثَلُ الْجَسَدِ إِذَا اشْتَكٰى مِنْهُ عُضْوٌ تَدَاعٰى لَهُ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهَرِ

وَالْحُمَّى .)) ❶

''اور سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اہل ایمان، مسلمانوں کی مثال اُن کو باہمی اُلفت ومحبت، دوستی واتحاد، باہمی رحم وشفقت اور باہمی اُنسیت وغم گساری میں ایک جسم کی طرح ہوتی ہے۔ کہ بدن میں سے جب کوئی عضو درد محسوس کرتا ہے تو سارا بدن اس درد میں اس کا شریک ہو جاتا ہے۔ نیند نہیں آتی اور بخار آ لیتا ہے۔''

جاہلیت کے کاموں سے اعراض کرنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَ عِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّ اِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا ۝۶۳﴾ (الفرقان : 63)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور رحمٰن کے بندے وہ لوگ ہیں جو زمین پر نرمی اور عاجزی کے ساتھ چلتے ہیں، اور جب نادان لوگ ان کے منہ لگتے ہیں تو سلام کر کے گزر جاتے ہیں۔''

حدیث:13

((وَعَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ، قَالَ: مَرَرْنَا بِأَبِي ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ وَعَلَيْهِ بُـرْدٌ وَعَلَى غُلَامِهِ مِثْلُهُ فَقُلْنَا: يَا أَبَا ذَرٍّ! لَوْ جَمَعْتَ بَيْنَهُمَا كَانَتْ حُلَّةً، فَقَالَ: إِنَّهُ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ مِّنْ إِخْوَانِي كَلَامٌ وَكَانَتْ أُمُّـهُ أَعْـجَـمِيَّةً فَـعَيَّـرْتُـهُ بِـأُمِّهِ فَشَكَانِي إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَـلَقِيتُ النَّبِيَّ ﷺ فَـقَـالَ: يَـا أَبَـا ذَرٍّ! إِنَّكَ امْرُؤٌ فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! مَنْ سَبَّ الرِّجَالَ سَبُّوا أَبَاهُ وَأُمَّهُ قَالَ: يَا أَبَا ذَرٍّ! إِنَّكَ

---

❶ صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، رقم: 6586.

امْـرُؤٌ فِيكَ جَـاهِـلِيَّةٌ هُـمْ إِخْوَانُكُمْ جَعَلَهُمُ اللّٰهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ فَـأَطْعِمُوهُمْ مِمَّا تَأْكُلُونَ وَأَلْبِسُوهُمْ مِمَّا تَلْبَسُونَ وَلَا تُكَلِّفُوهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ فَإِنْ كَلَّفْتُمُوهُمْ فَأَعِينُوهُمْ .)) [1]

''اور معرور بن سوید نے حدیث بیان کی، انہوں نے کہا: ہم ربذہ (کے مقام) میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے ہاں گزرے، ان (کے جسم) پر ایک چادر تھی اور ان کے غلام (کے جسم) پر بھی ویسی ہی چادر تھی۔ تو ہم نے کہا: ابوذر! اگر آپ ان دونوں (چادروں) کو اکٹھا کر لیتے تو یہ ایک حلہ بن جاتا۔ انہوں نے کہا: میرے اور میرے کسی (مسلمان) بھائی کے درمیان تلخ کلامی ہوئی، اس کی ماں عجمی تھی، میں نے اسے اس کی ماں کے حوالے سے عار دلائی تو اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس میری شکایت کر دی، میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا تو آپ نے ارشاد فرمایا: ابوذر! تم ایسے آدمی ہو کہ تم میں جاہلیت (کی عادت موجود) ہے۔ میں نے کہا: اللہ کے رسول! جو دوسروں کو برا بھلا کہتا ہے وہ اس کے ماں اور باپ کو برا بھلا کہتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: ابوذر! تم ایسے آدمی ہو جس میں جاہلیت ہے، وہ (چاہے کنیز زادے ہوں یا غلام زادے) تمہارے بھائی ہیں، اللہ نے انہیں تمہارے ماتحت کیا ہے، تم انہیں وہی کھلاؤ جو خود کھاتے ہو اور وہی پہناؤ جو خود پہنتے ہو اور ان پر ایسے کام کی ذمہ داری نہ ڈالو جو ان کے بس سے باہر ہو، اگر ان پر (مشکل کام کی) ذمہ داری ڈالو تو ان کی اعانت کرو۔''

دین اسلام کی راہ میں محنت کرنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَ الَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ۭ وَ اِنَّ اللّٰهَ

[1] صحیح مسلم، کتاب الایمان، رقم: 4313.

لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٦٩﴾ (العنکبوت : 69)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور جو لوگ ہمارے دین کی خاطر کوشش کرتے ہیں، ہم انھیں اپنے راہِ راست پر ڈال دیتے ہیں، اور بے شک اللہ تعالیٰ نیک عمل کرنے والوں کے ساتھ ہوتا ہے۔''

حدیث: 14

((وَعَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: اَلْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهٗ فِيْ طَاعَةِ اللّٰهِ .)) [1]

''اور حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرماتے تھے: مجاہد وہ ہے جس نے اپنے نفس کو اللہ کی اطاعت پر جھکانے کے لیے اس سے جہاد کیا۔''

برائی کا بدلہ اچھائی سے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَ لَا تَسْتَوِی الْحَسَنَةُ وَ لَا السَّيِّئَةُ ؕ اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَكَ وَ بَیْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ ﴿٣٤﴾ وَ مَا یُلَقّٰىهَاۤ اِلَّا الَّذِیْنَ صَبَرُوْا ۚ وَ مَا یُلَقّٰىهَاۤ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِیْمٍ ﴿٣٥﴾﴾

(حٰم السجدۃ : 34، 35)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور نیکی اور برائی برابر نہیں ہوتی، آپ برائی کو بطریق احسن ٹال دیجیے، تو آپ دیکھیں گے کہ تمھارے اور جس آدمی کے درمیان عداوت ہے، وہ آپ کا گہرا دوست بن جائے گا اور یہ صفت صرف اُن لوگوں

[1] سنن ترمذی، رقم: 1621، مسند أحمد: 20/6، 22، سلسلة الصحيحة، رقم: 549.

میں پیدا ہوتی ہے جو صبر کرتے ہیں، اور یہ صفت صرف بڑے نصیب والے کو حاصل ہوتی ہے۔"

حدیث:15

((وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا ، قَالَتْ: مَا ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ شَيْئًا قَطُّ بِيَدِهِ، وَلَا امْرَأَةً وَلَا خَادِمًا ، إِلَّا أَنْ يُّجَاهِدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ، وَمَا نِيْلَ مِنْهُ شَيْءٌ قَطُّ فَيَنْتَقِمَ مِنْ صَاحِبِهِ، إِلَّا أَنْ يَّنْتَهِكَ شَيْئًا مِنْ مَحَارِمِ اللّٰهِ فَيَنْتَقِمَ لِلّٰهِ بِهَا .))[1]

"اور اُمّ المومنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی کو اپنے ہاتھ سے نہیں مارا، نہ عورت کو اور نہ ہی کسی خادم کو۔ البتہ جہاد فی سبیل اللہ میں مارا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو کسی نے نقصان پہنچایا تو اس کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدلہ نہیں لیا۔ البتہ اگر کوئی اللہ کے محارم کو پامال کرتا تو اُس سے اللہ عزوجل کے لیے بدلہ لیتے تھے۔"

رحم کرنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝١٠٧ ﴾

(الانبياء : 107)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "اور ہم نے آپ کو سارے جہان والوں کے لیے سراپا رحمت بنا کر بھیجا ہے۔"

حدیث:16

((وَعَنْ جَرِيْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ لَا يَرْحَمُ

[1] صحيح مسلم، كتاب الفضائل، باب مباعده للآثام ...... رقم:6050.

النَّاسَ لَا يَرْحَمُهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ .)) [1]

''اور سیّدنا جریر بن عبداللہ البجلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو آدمی لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ عزوجل بھی اُس پر رحم نہیں فرماتا۔''

اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ۝۵۸ الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَ عَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۝۵۹ ﴾ (العنکبوت : 58، 59)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور جو لوگ ایمان لائیں گے اور عمل صالح کریں گے، ہم انھیں جنت کے بالا خانوں میں جگہ دیں گے جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی، جن میں ہمیشہ کے لیے رہیں گے، یہ بہت ہی اچھا بدلہ ہوگا نیک عمل کرنے والوں کا، جو صبر کرتے ہیں اور اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔''

حدیث: 17

((وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: لَوْ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَوَكَّلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ حَقَّ تَوَكُّلِهٖ لَرُزِقْتُمْ كَمَا تُرْزَقُ الطَّيْرُ ، تَغْدُوْا خِمَاصًا وَتَرُوْحُ بِطَانًا .)) [2]

''اور سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم اللہ عزوجل پر اس طرح سے توکل کرتے جیسا اُس پر بھروسہ کرنے کا حق ہے تو تمہیں ٹھیک اس طرح سے روزی دی جاتی جس طرح پرندے کو رزق

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الفضائل، رقم: 6029.

[2] سنن ترمذی، کتاب الزھد، باب فی التوکل علی اللّٰہ، رقم: 2344۔ محدث البانی نے اسے ''حسن صحیح'' کہا ہے۔

دیا جاتا ہے۔ پرندہ صبح کے وقت خالی پیٹ نکلتا ہے اور پچھلے پہر پیٹ بھر کر واپس پلٹتا ہے۔''

رحمت الٰہی سے پُر اُمید رہنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَ اِذَاۤ اَنْعَمْنَا عَلَى الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَ نَاٰ بِجَانِبِهٖ ۚ وَ اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ كَانَ يَـُٔوْسًا ۝۸۳﴾ (بنی اسرائیل : 83)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور جب ہم انسان کو نعمت دیتے ہیں تو وہ منہ پھیر لیتا ہے، اور بندگی سے دور ہو جاتا ہے، اور جب اُسے کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ نا امید ہو جاتا ہے۔''

حدیث: 18

((وَعَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الرَّحْمَةَ يَوْمَ خَلَقَهَا مِائَةَ رَحْمَةٍ، فَأَمْسَكَ عِنْدَهٗ تِسْعًا وَّتِسْعِيْنَ رَحْمَةً وَأَرْسَلَ فِیْ خَلْقِهٖ كُلِّهِمْ رَحْمَةً وَاحِدَةً، [فَمِنْ ذٰلِكَ الْجُزْءِ تَتَرَاحَمُ الْخَلْقُ، حَتّٰى تَرْفَعَ الْفَرَسُ حَافِرَهَا عَنْ وَلَدِهَا خَشْيَةَ أَنْ تُصِيْبَهٗ] فَلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ بِكُلِّ الَّذِیْ عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الرَّحْمَةِ لَمْ يَيْأَسْ مِنَ الْجَنَّةِ، وَلَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ بِكُلِّ الَّذِیْ عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الْعَذَابِ لَمْ يَأْمَنْ مِنَ النَّارِ.)) [1]

''اور سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سنا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے: اللہ تعالیٰ نے رحمت کو جس دن پیدا فرمایا تو اس کے سو حصے کیے اور اپنے پاس ان میں سے ننانوے حصے رکھے۔ اس کے بعد تمام مخلوق کے لیے

[1] صحیح البخاری، رقم: 6469، 6000.

صرف ایک حصہ رحمت کا بھیجا۔ پس اس ایک حصہ رحمت کا مظہر یہ ہے کہ تمام مخلوق باہم ایک دوسرے پر رحم کرتی ہے حتیٰ کہ گھوڑی بھی اپنے بچے کو اپنا سم نہیں لگنے دیتی اور اپنا پاؤں اس سے اُٹھا کر رکھتی ہے مبادا اس سے اس کے بچے کو تکلیف پہنچے۔ پس کافر کو اگر اس تمام رحمت کے بارے میں علم ہو جائے جو اللہ کے ہاں ہے تو وہ کبھی جنت کے حصول سے مایوس نہ ہو۔ اور اگر ایک مومن آدمی کو اس ساری سزا کے بارے میں علم ہو جائے جو اللہ کے ہاں درج ہے تو وہ کبھی بھی جہنم سے بے خوف نہ ہو۔''

خواہشاتِ نفس کو شریعت کے تابع کرنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَ اَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَ نَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ﴿٤٠﴾ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ﴿٤١﴾﴾ (النازعات : 40 تا 41)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور جو اپنے ربّ کے مقام سے ڈرا، اور اپنے نفس کو خواہش کی اتباع سے روکا۔ تو بے شک جنت اس کا ٹھکانا ہوگا۔''

حدیث: 19

((وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يَكُوْنَ هَوَاهُ تَبَعًا لِمَا جِئْتُ بِهٖ .)) [1]

''اور سیّدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اتنی دیر تک مومن نہیں ہوسکتا حتیٰ کہ اُس

[1] مشکوٰۃ المصابیح، رقم : 167۔ امام بغوی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو 'شرح السنہ' میں روایت کیا ہے۔ اور امام نووی رحمہ اللہ اس حدیث کو اپنی کتاب 'الاربعین' میں درج کرتے ہوئے لکھتے ہیں: هذا حديثٌ حسنٌ صحيحٌ، رويناه فى 'كتابِ الحُجَّةِ' باسنادٍ صحيحٍ.

کی نفسانی خواہشات اس دین حنیف کے تابع نہ ہوجائیں کہ جسے میں لے کر آیا ہوں۔''

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا اہتمام

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ يُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝﴾

(التوبة : 71)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے مددگار ہوتے ہیں، بھلائی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں، اور نماز قائم کرتے ہیں، اور زکاۃ دیتے ہیں، اور اللہ اور اس کے رسول کی بات مانتے ہیں، اللہ انھی لوگوں پر رحم کرے گا، بے شک اللہ زبردست، بڑی حکمتوں والا ہے۔''

حدیث 20:

((وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ رَاٰى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهٖ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ، وَذٰلِكَ أَضْعَفُ الْإِيْمَانِ.)) [1]

''اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جو شخص کوئی برائی ہوتے دیکھے تو اپنے ہاتھ سے روک دے، اگر ایسا نہ کر سکے تو زبان سے منع کرے، اور اگر ایسا بھی نہ کر سکے تو دل سے برا سمجھے، اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔''

[1] صحيح مسلم، كتاب الايمان، رقم: 49.

نیک لوگوں سے دوستی رکھنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿فَإِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰهُ وَ جِبْرِيْلُ وَ صَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَ الْمَلٰٓئِكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِيْرٌ ۝﴾ (التحریم : 4)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک اللہ اُن کا مولیٰ ہے، اور جبریل اور نیک مومنین ان کے مولیٰ ہیں، اوراس کے بعد فرشتے ان کے مددگار ہیں۔''

حدیث :21

((وَعَنْ أَنَسٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ بِهِنَّ حَلَاوَةَ الْإِيْمَانِ: أَنْ يَّكُوْنَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا ، وَأَنْ يُّحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلّٰهِ ، وَأَنْ يَّكْرَهَ أَنْ يَّعُوْدَ فِى الْكُفْرِ بَعْدَ اَنْ أَنْقَذَهُ اللّٰهُ مِنْهُ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُّقْذَفَ فِى النَّارِ .)) [1]

''اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین باتیں جس شخص کے اندر پائی جائیں وہ ایمان کی حلاوت محسوس کرے گا۔

①: یہ کہ اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ماسوا سے زیادہ محبوب ہوں۔

②: یہ کہ آدمی کسی سے محبت کرے تو صرف اللہ کے لیے کرے۔ اور

③: یہ کہ ہدایت پانے کے بعد کفر میں لوٹ جانا اتنا ہی ناپسندیدہ ہو جتنا کہ آگ میں ڈال دیا جاتا ہے۔''

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الإیمان، رقم: 16، صحیح مسلم، کتاب الإیمان، رقم: 43.

بیمار پرسی کرنا

حدیث: 22

((وَعَنْ ثَوْبَانَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ الْمُسْلِمَ اِذَا عَادَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ لَمْ يَزَلْ فِیْ خُرْفَةِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَرْجِعَ.)) [1]

"اور سیّدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی مسلمان اپنے کسی مسلمان بھائی کی بیمار پرسی کرنے جاتا ہے تو وہ مسلسل جنت کے باغ میں رہتا ہے۔"

نمازِ جنازہ میں شرکت

حدیث: 23

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ شَهِدَ جَنَازَةً حَتَّى يُصَلِّى عَلَيْهَا فَلَهُ قِيْرَاطٌ، وَمَنْ شَهِدَهَا حَتَّى تُدْفَنُ فَلَهُ قِيْرَاطَانِ، قِيْلَ: وَمَا الْقِيْرَاطَانِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيْمَيْنِ.)) [2]

"اور سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی کی نمازِ جنازہ پڑھے اس کو ایک قیراط (ثواب) ملے گا، اور جو اس کے پیچھے جائے یہاں تک کہ اس کی تدفین ہو جائے تو اس کو دو قیراط ملیں گے، کہا گیا، اے اللہ کے رسول! قیراطان سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: قیراطان دو بڑے پہاڑوں کے برابر ہوں گے۔"

---

[1] صحیح مسلم، کتاب البر والصله، رقم: 2568.

[2] سنن نسائی، کتاب الجنائز، رقم: 1995۔ محدث البانی نے اسے "صحیح" کہا ہے۔

نفلی روزہ رکھنا

حدیث:24

((وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: مَا مِنْ عَبْدٍ یَصُوْمُ یَوْمًا فِی سَبِیْلِ اللّٰہِ ، اِلَّا بَاعَدَ اللّٰہُ بِذٰلِكَ الْیَوْمِ ، وَجْهَهٗ عَنِ النَّارِ سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا .)) [1]

''اور سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستے میں ایک دن کا روزہ رکھے گا، اللہ رب العزت اس کے چہرہ کو آگ سے ستر برس کی مسافت طے کرنے کے برابر دور کردے گا۔''

صدقہ خیرات کرنا

حدیث:25

((وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ، وَتَدْفَعُ مِیْتَةَ السُّوْءِ .)) [2]

''اور سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک صدقہ ربّ تعالیٰ کے غصہ کو ختم کرتا ہے، اور انسان کو بری موت سے بچاتا ہے۔''

---

1. صحیح مسلم، کتاب الصیام، رقم: 2711.
2. سنن ترمذی، کتاب الزکاۃ، رقم: 664، سلسلة الصحیحة، رقم: 1908.

نیکی کی طرف رہنمائی

حدیث:26

((وَعَنْ أَبِی مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ، قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: مَنْ دَلَّ عَلٰی خَیْرٍ فَلَهُ مِثْلُ اَجْرِ فَاعِلِهٖ .)) [1]

''اور سیدنا ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی نیک کام کی طرف کسی کی رہنمائی کرے اس کو اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا اس کے کرنے والے کو ملے گا۔''

صلح کرانا

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿وَالصُّلْحُ خَیْرٌ ط﴾ (النساء : 128)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''صلح میں خیر ہے۔''

حدیث:27

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: كُلُّ سُلَامَى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ، كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيْهِ الشَّمْسُ يَعْدِلُ بَيْنَ النَّاسِ صَدَقَةٌ)) [2]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: انسان کے بدن کے (تین سو ساٹھ جوڑوں میں سے) ہر جوڑ پر اس دن کا صدقہ واجب ہے جس میں سورج طلوع ہوتا ہے اور لوگوں کے درمیان انصاف کرنا

[1] صحیح مسلم، کتاب الامارۃ، باب فضل اعانۃ الغازی فی سبیل اللہ، رقم:1893.

[2] صحیح بخاری، کتاب الصلح، رقم: 2707، صحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ، رقم: 1009.

بھی ایک صدقہ ہے۔''

اللہ کے لیے محبت کرنا

حدیث: 28

((وَعَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ: اَيْنَ الْمُتَحَابُّوْنَ بِجَلَالِی؟ اَلْيَوْمُ اُظِلُّهُمْ فِی ظِلِّی يَوْمَ لَاظِلَّ اِلَّا ظِلِّیْ.)) 1

''اور سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا کہ میری عظمت کی خاطر آپس میں محبت کرنے والے کہاں ہیں؟ آج میں ایسے لوگوں کو اپنے سائے میں رکھوں گا جب کہ آج میرے سایہ کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہے۔''

نرمی سے پیش آنا

حدیث: 29

((وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا، قَالَتْ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: اِنَّ اللّٰهَ رَفِيْقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ، وَيُعْطِی عَلَی الرِّفْقِ مَالَا يُعْطِی عَلَی الْعُنْفِ، وَمَالَا يُعْطِی عَلَی مَا سِوَاهُ.)) 2

''اور سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

1 صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، رقم: 2566/37، سنن الکبریٰ للبیهقی: 233/10، مختصر العلو: 105.

2 صحیح مسلم، رقم: 2593.

اللہ تعالیٰ نرمی کا معاملہ کرنے والا ہے، اور نرمی کے معاملہ کو پسند فرماتا ہے، اور نرم خوئی پر وہ اجر عطا فرماتا ہے جو اجر تنگی اور سختی پر نہیں دیتا، بلکہ کسی اور چیز پر بھی نہیں دیتا۔''

صدقہ دینا

حدیث: 30

((وَعَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِّنْ مَّالٍ، وَمَا زَادَ اللّٰهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ اِلَّا عِزًّا وَمَا تَوَاضَعَ اَحَدٌ لِلّٰهِ اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ.)) [1]

''اور سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صدقہ مال میں کمی نہیں کرتا، اللہ تعالیٰ بندے کو اس کے معاف کر دینے کے سبب اس کی عزت بڑھاتا ہے، اور جو بھی شخص اللہ کے لیے انکساری کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا مرتبہ بلند فرما دیتا ہے۔''

حسن اخلاق

حدیث: 31

((وَعَنْ أَبِی الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا مِنْ شَیْءٍ اَثْقَلُ فِیْ مِیْزَانِ الْمُؤْمِنِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مِنْ حُسْنِ الْخَلَقِ، وَاَنَّ اللّٰهَ لَیُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِیَّ.)) [2]

---

[1] صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، رقم: 2588.

[2] سنن ترمذی، کتاب البر والصلة، باب فی حسن الخلق، رقم: 2002، سلسلة الصحیحة، رقم: 876.

’’اور سیّدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن مومن بندے کی میزان میں کوئی چیز خوش خلقی سے زیادہ وزنی نہیں ہوگی، اور اللہ تعالیٰ فحش گو اور بے ہودہ گو شخص کو سخت ناپسند فرماتا ہے۔‘‘

لڑائی جھگڑے سے پرہیز کرنا

حدیث: 32

((وَعَنْ أَبِی أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَنَا زَعِیْمٌ بِبَیْتِ فِی رَبَضِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَاِنْ کَانَ مُحِقًّا .)) [1]

اور سیّدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اس شخص کو جنت کے کناروں پر گھر دلوانے کی ضمانت دیتا ہوں جو جھگڑا چھوڑ دے خواہ وہ حق پر ہی کیوں نہ ہو۔‘‘

احسان کرنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَ سَارِعُوْٓا اِلٰی مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَ الْاَرْضُ ۙ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِیْنَ ۝۱۳۳ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ فِی السَّرَّآءِ وَ الضَّرَّآءِ وَ الْكٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَ الْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ ؕ وَ اللّٰهُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ۝۱۳۴ۚ﴾

(آل عمران: 133، 134)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ’’اور اپنے رب کی بخشش کی طرف اور اس جنت کی طرف دوڑو جس کا عرض آسمان اور زمین کے برابر ہے جو پرہیزگاروں کے لیے تیار کی گئی ہے۔ جو لوگ آسانی کے موقعہ پر بھی اللہ کے راستے میں خرچ کرتے

[1] سنن ابوداؤد، کتاب البر والصلة، باب فی حسن الخلق، رقم: 4800، سلسلة الصحیحة، رقم: 273.

ہیں غصہ پینے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے ہیں، اللہ تعالیٰ ان نیکوکاروں کو دوست رکھتا ہے۔‘‘

حدیث: 33

((وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ اِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيْدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ شَدِيْدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَا يُرٰى عَلَيْهِ اَثَرُ السَّفَرِ وَلَا يَعْرِفُهٗ مِنَّا اَحَدٌ حَتّٰى جَلَسَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَاَسْنَدَ رُكْبَتَيْهِ، اِلَى رُكْبَتَيْهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلٰى فَخِذَيْهِ، وَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! اَخْبِرْنِىْ عَنِ الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلْاِسْلَامُ اَنْ تَشْهَدَ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰه! وَتُقِيْمَ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِىَ الزَّكٰوةَ، وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ، وَتَحُجَّ الْبَيْتَ اِنِ اسْتَطَعْتَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا، قَالَ: صَدَقْتَ، قَالَ: فَعَجِبْنَا لَهٗ يَسْاَلُهٗ وَ يُصَدِّقُهٗ، قَالَ: فَاَخْبِرْنِىْ عَنِ الْاِيْمَانِ قَالَ: اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ، وَمَلٰٓئِكَتِهٖ، وَكُتُبِهٖ، وَ رُسُلِهٖ، وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ، وَتُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ. قَالَ: صَدَقْتَ قَالَ: فَاَخْبِرْنِىْ عَنِ الْاِحْسَانِ، قَالَ: اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ. قَالَ: فَاَخْبِرْنِىْ عَنِ السَّاعَةِ قَالَ: مَاالْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ. قَالَ: فَاَخْبِرْنِىْ عَنْ اَمَارَاتِهَا قَالَ: اَنْ تَلِدَ الْاَمَةُ رَبَّتَهَا، وَ اَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعَالَةَ رِعَآءَ الشَّآءِ يَتَطَاوَلُوْنَ فِى الْبُنْيَانِ. قَالَ: ثُمَّ انْطَلَقَ فَلَبِثْتُ مَلِيًّا ثُمَّ قَالَ لِىْ: يَا عُمَرُ! اَتَدْرِىْ مَنِ السَّآئِلُ؟ قُلْتُ: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ، قَالَ: فَاِنَّهٗ جُبْرَئِيْلُ اَتَاكُمْ

يُعَلِّمُكُمْ دِيْنَكُمْ .)) [1]

''اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ ایک دن ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے، اسی اثنا میں، اچانک ایک شخص ہمارے سامنے نمودار ہوا، جس کے کپڑے انتہائی سفید اور بال بہت ہی زیادہ سیاہ تھے، اس پر سفر کے اثرات دکھائی دیتے تھے، اور ہم میں سے کوئی ایک اسے جانتا پہچانتا بھی نہ تھا، حتیٰ کہ وہ آکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھ گیا، اور اپنے گھٹنے، آپ کے گھٹنوں سے ملا دیئے، اور اپنی ہتھیلیاں، اپنی رانوں پر رکھ لیں، (جیسے طالب علم استاد کے سامنے بیٹھتا ہے) اور پوچھا اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھے اسلام کے بارے میں بتلایئے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسلام یہ ہے کہ تو اس بات کا اقرار کرے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی الٰہ نہیں (بندگی اور عبادت کے لائق کوئی نہیں) اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے رسول ہیں۔ نماز کا اہتمام کرے، زکاۃ ادا کرتا رہے، رمضان کے روزے رکھے، بیت اللہ کا حج کرے اگر اس تک پہنچنے کی طاقت رکھتا ہو، اس نے کہا، آپ نے سچ کہا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، ہمیں اس کی اس بات پر تعجب ہوا کہ یہ شخص پوچھتا ہے اور پھر (خود ہی) تصدیق کرتا ہے، اس نے سوال کیا، مجھے ایمان کی حقیقت سے آگاہ کیجئے، آپ نے فرمایا: تو اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں اور آخرت کے دن یعنی قیامت کو مان لے اور تقدیر کو خیر کی ہو یا شر کی، تسلیم کر لے۔ اس نے کہا، آپ نے درست فرمایا۔ اس نے پوچھا، پس مجھے احسان کی حقیقت کی خبر دیجئے، آپ نے فرمایا: تو اللہ تعالیٰ کی بندگی وطاعت اس طرح کرے گویا کہ تو اسے دیکھ رہا ہے حالانکہ تو اسے نہیں دیکھ رہا یقیناً وہ تجھے دیکھ رہا ہے، اس نے سوال

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الإيمان، رقم: 1 .

کیا، مجھے قیامت کے بارے میں بتائیے، آپ نے جواب دیا: جس سے قیامت کے بارے میں سوال کیا جا رہا ہے، وہ سوال کرنے والے سے زیادہ نہیں جانتا) اس نے کہا، تو مجھے اس کی کچھ علامات (نشانیاں) ہی بتا دیجئے، آپ نے فرمایا: لونڈی اپنی مالکہ کو جنے گی اور تو دیکھے گا ننگے پاؤں، ننگے بدن والے، محتاج، بکریوں کے چرواہے عمارتوں کی تعمیر میں، ایک دوسرے پر فخر کریں گے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے پھر وہ سائل چلا گیا تو میں کچھ عرصہ ٹھہرا رہا، بعد میں مجھ سے آپ نے پوچھا: اے عمر! تجھے معلوم ہے سائل کون تھا؟ میں نے عرض کیا، اللہ اور اس کا رسول ہی زیادہ جانتا ہے۔ آپ نے فرمایا: وہ جبریل علیہ السلام تھے تمہارے پاس تمہیں تمہارا دین سکھانے آئے تھے۔''

پردہ پوشی

حدیث: 34

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ، وَمَنْ يَسَّرَ عَلٰى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللّٰهِ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ، وَاللّٰهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ اَخِيْهِ.)) [1]

''اور سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے کسی مسلمان سے اس کی دنیاوی تکلیفوں میں سے کوئی تکلیف دور کی

[1] صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ القرآن، رقم: 2699.

اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کی تکلیفوں میں سے کوئی تکلیف دور کرے گا۔ اور جس شخص نے کسی تنگ دست پر آسانی کی اللہ تعالیٰ اس پر دنیا اور آخرت میں آسانی کرے گا۔ اور جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی مدد کرتا رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد کرتا رہتا ہے۔''

والدین کے ساتھ حسنِ سلوک

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّ بِذِی الْقُرْبٰی وَ الْيَتٰمٰی وَ الْمَسٰكِيْنِ وَ الْجَارِ ذِی الْقُرْبٰی وَ الْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَ ابْنِ السَّبِيْلِ ۙ وَ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرَا ۙ﴾ (النساء : 36)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور اللہ کی عبادت کرو، اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بناؤ اور والدین کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو، اور رشتہ داروں، اور یتیموں، اور مسکینوں، اور رشتہ دار پڑوسی، اور اجنبی پڑوسی، اور پہلو سے لگے ہوئے دوست، اور مسافر، اور غلاموں اور لونڈیوں کے ساتھ۔ بے شک اللہ اکڑنے والے اور بڑا بننے والے کو پسند نہیں کرتا۔''

حدیث :35

((وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: اَلْوَالِدُ اَوْسَطُ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ فَإِنْ شِئْتَ فَأَضِعْ ذٰلِكَ الْبَابَ أَوِ احْفَظْهُ.)) [1]

[1] سنن ترمذی، کتاب البر والصلة، باب فی الفضل فی رضا الوالدین، رقم: 1900، سلسلة الصحیحة، رقم: 910.

''اور حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: والد جنت کا درمیان والا دروازہ ہے، آپ اس کی حفاظت کرلیں یا اسے ضائع کردیں۔''

صلہ رحمی

حدیث: 36

((وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْهُ قَامَتِ الرَّحِمُ فَاَخَذَتْ بِحَقْوَی الرَّحْمٰنِ فَقَالَ لَهُ: مَهْ قَالَتْ: هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ الْقَطِيْعَةِ ، قَالَ: اَلَا تَرْضَيْنَ اَنْ اَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ ، وَاَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ؟ قَالَتْ: بَلٰی یَا رَبِّ! قَالَ: فَذَاكَ .))[2]

''اور سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مخلوقات کو پیدا فرمایا، جب اللہ اس سے فارغ ہوا تو صلہ رحمی کھڑی ہوگئی اور اس نے اللہ کے تہبند کو پکڑلیا، اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ہٹ جا، اس نے کہا: یہ اس شخص کا مقام ہے جو تیرے ساتھ قطع رحمی سے پناہ مانگتا ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیا تجھے یہ بات پسند نہیں کہ میں اس شخص کو (اپنے ساتھ) ملاؤں جو تجھ کو ملائے اور میں اس شخص سے قطع تعلق کروں جو تجھ سے قطع تعلق کرے؟ اُس نے جواب دیا پروردگار! درست ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: پس یہ تیرے لیے ہے۔''

1 صحیح بخاری، کتاب التفسیر، باب "وتقطعوا أرحامکم، رقم: 4830.

پڑوسیوں کے ساتھ حسن سلوک

حدیث: 37

((وَعَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ كَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا یُؤْذِ جَارَهُ.)) [1]

''اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچائے۔''

زبان کی حفاظت کرنا

حدیث: 38

((وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهِ وَیَدِهِ.)) [2]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں میں سے بہترین وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔''

فضول گفتگو سے پرہیز کرنا

حدیث: 39

((وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الادب، باب من کان یومن باللہ والیوم الآخر فلا یؤذ جارہ، رقم: 6018.

[2] صحیح بخاری، کتاب الایمان، رقم: 10.

تَرْكُهُ مَالَا يَعْنِيهِ .)) ❶

''اور سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انسان کے اچھے مسلمان ہونے کی نشانی یہ ہے کہ وہ بے فائدہ باتوں کو چھوڑ دے۔''

اللہ تعالیٰ کے بارے حسن ظن

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّيْلِ سَاجِدًا وَّ قَآئِمًا يَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَ يَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ ؕ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ؕ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ ﴾ (الزمر : 9)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''بھلا جو شخص راتوں کے اوقات سجدے اور قیام کی حالت عبادت میں گزارتا ہو، آخرت سے ڈرتا ہو اور اپنے رب کی رحمت کی امید رکھتا ہو بتلاؤ تو علم والے اور بے علم کیا برابر کے ہیں؟ یقیناً نصیحت وہی حاصل کرتے ہیں جو عقلمند ہوں۔''

حدیث: 40

((وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ، وَأَنَا مَعَهُ إِذَا ذَكَرَنِيْ فَإِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِيْ نَفْسِيْ، وَإِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ مَلَاءٍ، ذَكَرْتُهُ فِيْ مَلَاءٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ .)) ❷

''اور سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث قدسی میں ارشاد

❶ سنن ترمذی، کتاب الزهد، رقم: 2317، سنن ابن ماجه، رقم: 3976۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

❷ صحیح بخاری، رقم: 7405۔ صحیح مسلم، رقم: 2675/2.

فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرا بندہ مجھ سے جو گمان رکھتا ہے میں اس کے مطابق اس کے ساتھ کرتا ہوں، اور جہاں وہ مجھے یاد کرے میں اس کے ساتھ ہوں، پس اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرے تو میں بھی اسے اپنے دل میں یاد کرتا ہوں، اور اگر وہ مجھے کسی مجلس میں یاد کرے تو میں اس کو ان سے بہتر جماعت میں یاد کرتا ہوں۔"

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَصَحْبِهٖ أَجْمَعِيْنَ

فہرست آیاتِ قرآنیہ

فہرست احادیثِ نبویہ

مراجع ومصادر

1: قرآن حكيم.

2: الجامع الصحيح المسند، للإمام محمد بن إسماعيل البخارى، ومعه فتح الباری، المكتبة السلفية، دارالفكر، بيروت.

3: الجامع الصحيح للإمام محمد بن عيسى الترمذى، تحقيق: الشيخ أحمد شاكر، مطبعة مصطفى البابى الجلبى، القاهرة، 1398هـ.

4: السنن لأبى داود سليمان بن الأشعث السجستانى (ت 275هـ)، دار إحياء السنة النبوية، القاهرة.

5: السنن لعبد اللّٰه محمد بن يزيد القزوينى، ابن ماجه (ت 273هـ)، تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقى، مطبعة الحلبى، القاهرة.

6: المسند للإمام أحمد بن حنبل، المكتب الإسلامى، بيروت، 1398هـ.

7: السنن لأبي عبد الرحمٰن أحمد بن شعيب النسائى (ت 303هـ)، مكتبة المعارف للنشر والتوزيع، الرياض.

8: سلسلة الأحاديث الصحيحة للألبانى، طبعة مكتبة المعارف، الرياض.

9: صحيح الجامع الصغير للألبانى، طبعة المكتب الإسلامى.

10: صحيح مسلم للإمام مسلم بن الحجاج، تحقيق: محمد فؤاد عبدالباقى، دار إحياء التراث، بيروت.

11: مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، للحافظ نور الدين الهيثمى، منشورات دار الكتاب العربى، بيروت، 1402هـ.

12: مشكوٰة المصابيح للتبريزى، تحقيق نزار تميم وهيثم نزار تميم، طبعة شركة دار الأرقم بن أبى الأرقم، بيروت.